۴ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:129)

اِجتماع کے فوائِد

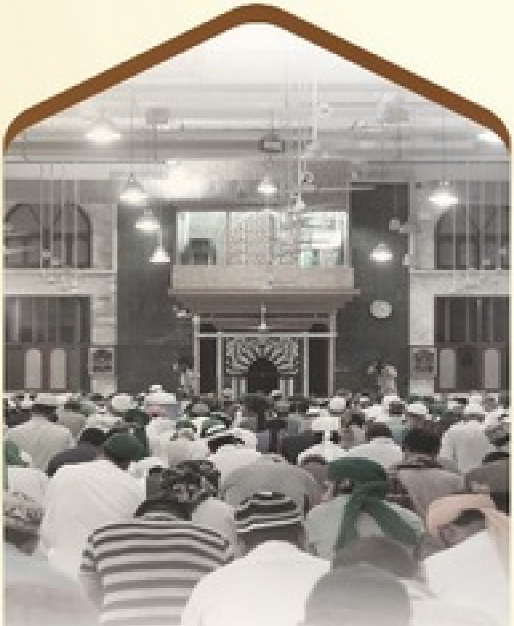

- لیٹ اَدائیگی پر جرمانہ لینا کیسا؟ 07
- میّت کے پیٹ پر شیشہ اور نیچے آٹا رکھنا کیسا؟ 13
- کیا چھپکلی کو مارنے کے بعد غسل کرنا لازم ہے؟ 20
- مرد و عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟ 24

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِجتماع کے فَوائِد[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۶صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک تمہارے نام مَع شناخت (یعنی پہچان کے ساتھ) مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لٰہذا مجھ پر اَحسن (یعنی بہترین) اَلفاظ میں دُرُودِ پاک پڑھو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اِجتماع کے فَوائد

سُوال: روزمرہ کی زندگی میں ایک جیسے معمولات ہونے کے سبب جب ذہنی تھکاوٹ ہو جاتی ہے تو لوگ تَفریحی مقامات کا رُخ کرتے ہیں۔ کیا اِسی طرح ہفتہ میں ایک بار سنتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے سے ذہنی سکون ملتا ہے اور کیا اس کے کچھ طِبّی فوائد بھی ہیں؟

جواب: ذِکرِ اِلٰہی کے سبب ذہنی سکون اور قلبی اِطمینان حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴾[3] ترجمۂ کنزالایمان: ”سُن لو! اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔“ نماز بھی اللہ پاک کا ذِکر ہے جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾[4] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔“ لٰہذا ذہنی تازگی کے لیے ذِکرِ اِلٰہی کو ذَریعہ بنانا چاہیے کیونکہ سیر و تَفریح کے لیے سیاحتی مقامات کا رُخ کیا جائے تو وہاں گناہوں کا

---

1 ...... یہ رِسالہ 4 محرم الحرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 14 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃُ العلمیۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶۔

3 ...... پ۱۳، الرعد: ۲۸۔ 4 ...... پ۱۶، طٰہٰ: ۱۴۔

www.dawateislami.net

بازار گرم ہوتا ہے۔ بے پردہ عورتوں کا اِزدِحام ہوتا ہے، نمازوں کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، میوزک چل رہے ہوتے ہیں اور گانے باجے بج رہے ہوتے ہیں۔ ایسی جگہ نہیں جانا چاہیے جہاں گناہوں سے بچنا دُشوار ہو جائے۔ آپ خود سمجھ دار ہیں کہ ایسی جگہ کیوں جائیں جہاں سے گناہوں کا گٹھڑا لے کر واپس پلٹیں!

ذہن کو تازگی ہی بخشنی ہے تو اس کے لیے آپ ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں حاضری دیجئے۔ وہاں اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر سننے کو ملے گا۔ عِلمِ دِین حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ روٹین چینج ہو گی اور اس طرح بھی آپ کے دماغ کو فَرحت اور دِل کو سکون ملے گا۔ یہ ضِمنی فَوائد ہیں اور اصل فائدہ اللہ پاک کی رضا ملنا ہے اور اِجتماع میں حاضری کی نیت بھی یہی ہو کہ میرا رَب راضی ہو جائے اور مجھے خوب خوب اَجر و ثواب عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُنیا کے بے شمار ممالک کے بیسیوں شہروں میں ہزاروں سنتوں بھرے ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں لہٰذا تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اپنے شہر یا علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت فرمائیں۔

جھوٹ بول کر مشین بیچنا کیسا؟

سُوال: میرا سلائی مشین بیچنے کا کام ہے۔ مجھے گاہک کو مجبوری میں بولنا پڑتا ہے کہ اِس مشین میں جاپانی پُرزہ ہے حالانکہ اس میں جاپانی پُرزہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسا نہ بولوں تو مشین کوئی خریدتا نہیں۔ مارکیٹ میں کمپیٹیشن اتنا ہے کہ لوگ جھوٹ بول دیتے ہیں، میرے پاس بھی جھوٹ بولنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں۔ کیا مجبوری میں جھوٹ بولنا میرے لیے صحیح ہے؟

(سلائی مشین بیچنے والے دُکاندار کا سُوال)

جواب: مشین میں جاپانی پُرزہ نہیں ہے لیکن پھر بھی جاپانی پُرزے کا کہہ کر بیچی جا رہی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور یہاں تو جھوٹ کے ساتھ ساتھ دھوکا دینا بھی پایا جا رہا ہے۔ یہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مجبوری کا عُذر یہاں نہیں چل سکتا اِس لیے کہ روزی کے اور بھی بہت ذَرائع ہیں۔ ایسا تو نہیں ہے کہ اس کے بغیر روزی نہیں ملے گی اور بھوکے مَر جائیں گے۔ روزی دینا اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہوا ہے، جب تک اس نے زندہ رکھنا مقدر فرمایا ہے تو وہ روزی بھی ضَرور دے گا لہٰذا مجبوری کا عُذر تراشنے کے بجائے دھوکا دہی اور جھوٹ کو فوراً چھوڑنا ہو گا۔ آہستہ

www.dawateislami.net

آہستہ بھی نہیں فوراً چھوڑنا لازمی ہے بلکہ یہ تو اتنا پیچیدہ مسئلہ ہے کہ جس جس کو جاپانی پُرزے کا کہہ کر مشین بیچی تو ظاہر ہے کہ اس سے زائد پیسے لیے ہوں گے اور خریداروں نے بھی بخوشی زائد پیسے دیئے ہوں گے کیونکہ عوام کے ذہن میں یہ چیز بیٹھی ہوئی ہے کہ جاپانی چیز اچھی ہوتی ہے حالانکہ ایسا ہونا ضروری نہیں، باقی ممالک کی چیزیں بھی اچھی ہوسکتی ہیں لیکن بس نام ہوجانے کے سبب لوگ زائد قیمت دینے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ بہر حال جس جس سے جھوٹ اور دھوکا دہی سے زائد پیسے لیے تو انہیں واپس دینا ہوں گے۔[1] جبھی صحیح معنوں میں توبہ ہوسکے گی۔

کھیتی باڑی کے سبب نماز چھوڑ دینا

سُوال: مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جن کا زمینوں پر کام کاج کا سلسلہ ہوتا ہے۔ کبھی جانور چرانے چلے گئے، کبھی کھیتوں کو پانی لگانے چلے گئے، کبھی کٹائی ہو رہی ہے، کبھی دانے ڈالے جا رہے ہیں تو اِن مصروفیات کے سبب بعض اوقات نماز کے مُعاملے میں غفلت ہو جاتی ہے اور کام کا بہانہ بنا کر نماز کا وقت گزار دیتے ہیں تو اِس پر ہماری تربیت فرما دیجئے کہ نمازوں کے مُعاملے میں ہمارا ذہن کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: اپنے اندر نماز پڑھنے کا جَذبہ پیدا کیجئے اور اِس کے لیے نماز کے فَضائل پر نظر رکھیے مثلاً حدیثِ پاک میں ہے: اَلصَّلَاۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی نماز جنت کی چابی ہے۔[2] اور ظاہر ہے کہ چابی کے بغیر تالا کیسے کھلے گا! جنَّت میں داخلے کے لیے چابی کا حصول تو ضَروری ہے۔ جو مَعَاذَ الله ایک بھی نماز بِلاعُذرِ شرعی جان بوجھ کر ترک کر دے گا تو اس کا نام جہنم کے اُس دَروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے گزر کر وہ جہنم میں داخل ہو گا۔[3] اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنَّت امام احمد رضا خان

---

1 ...... جس چیز کو غبن فاحش کے ساتھ خریدا ہے اور اُسے دھوکا دیا گیا ہے اُس چیز کو کچھ صرف کر ڈالنے کے بعد اس کا علم ہوا تو اب بھی واپس کر سکتا ہے یعنی جو کچھ وہ چیز بچی وہ اور جو خرچ کر لی ہے اُس کی مثل واپس کرے اور پورا ثمن واپس لے۔ (درمختار، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ۷/۳۷۷-۳۷۸) جب کوئی سودا بیچے تو واجب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و خرابی ہو تو خریدار کو بتا دے عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکا دے کر بیچنا حرام ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب فی جملۃ ما یسقط بہ خیار العیب، ۷/۲۲۹)

2 ...... فردوس الاخبار، باب الحاء، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، ۱/۳۹۲، حدیث: ۲۹۰۹۔

3 ...... حلیۃ الاولیا، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹ حدیث: ۱۰۵۹۰۔

www.dawateislami.net

رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه فرماتے ہیں: ایک نماز جو قضا کر دے وہ ہزاروں سال جہنم کے عذاب کا حقدار ہے۔[1] لہٰذا اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ کھانا پینا تو چھوٹ سکتا ہے لیکن نماز بالکل بھی نہیں چھوٹ سکتی۔ اب چاہے کھیت میں کام کر رہے ہوں یا باغ میں، آفس میں کام کر رہے ہوں یا تجارت میں مصروف ہوں، نماز اپنے وقت میں پڑھنی ہی پڑھنی ہے۔ اگر آپ بس میں جا رہے ہیں اور ٹریفک جام ہونے یا کسی بھی وجہ سے نماز قضا ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو آپ وہیں اُتر کر نماز وقت کے اندر پڑھ لیں اور پھر دوسری بس سے اپنا سفر کر لیں، ایسا کرنے سے کچھ پیسے کرائے کی مد میں زائد لگیں گے لیکن نماز مل جانے کی صورت میں بڑے نفع کا سودا ہے۔ بہر حال جہاں تک ممکن ہو تو نماز وقت پر ہی پڑھنا ضَروری ہے۔

قیدی اور ڈوبتے شخص کو نماز کا حکم

اگر کوئی قید میں ہے اور قید خانے والے نماز نہیں پڑھنے دیتے تب بھی اسے نماز کے اوقات میں نماز کی صورت بنانی ہوگی۔ پھر جب اللہ پاک موقع دے تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھ لے، قید کی حالت میں بھی نماز مُعاف نہیں ہے۔[2] بلکہ اگر کوئی ڈوب رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی تختہ آگیا اور اِسی دَوران نماز کا وقت بھی ہو گیا تو اسے تختے سے چمٹے جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھنی ہوگی۔[3] افسوس! اب تو لوگ معمولی اَعذار کی بِنا پر نماز قضا کر ڈالتے ہیں بلکہ ایک تعداد ہے جو خالی بیٹھے بیٹھے نماز چھوڑ دیتی ہے، گپے مارتے ہوئے یا فون پر گفتگو کرتے ہوئے نماز قضا کر دیتے ہیں۔ جو نمازی ہوتے ہیں وہ بھی فون پر بات کرتے ہوئے جماعت کی کوئی پَرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ طریقہ دُرُست نہیں۔ اپنا یہ پختہ ذہن بنالیں کہ بس کچھ بھی ہو جائے نماز کسی بھی صورت نہیں چھوڑنی۔ (اِس موقع پر عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی سنتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کے لیے آنے والے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:) جب واپسی پر آپ سے پوچھا جائے کہ فیضانِ مدینہ میں کیا سیکھا، کیا حاصل کیا؟ تو آپ جواب میں کہیں کہ وہاں ہمیں یہ ذہن ملا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے لیکن نماز ہر گز ہر گز نہیں چھوڑنی۔ بس یہ فائنل Decision (یعنی حتمی فیصلہ) کر لیں گے تو اِنۡ شَآءَ الله خود ہی آسانیاں ہوتی چلی جائیں گی اور نماز نہیں چھوٹے گی۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۵۸۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۴۹، حصہ:۲۔ 3 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۲۵، حصہ:۴۔

اسلامی بہنیں گھر اور باہر نماز کی پابندی کریں

اسلامی بہنوں میں بھی نماز کے مُعاملے میں سستی پائی جاتی ہے۔انہیں بھی چاہیے کہ نماز نہ چھوڑا کریں۔خاص کر کہیں مہمان چلی جائیں تو وہاں یہ سوچ کر نماز چھوڑ دیتی ہیں کہ یہاں کیسے پڑھیں؟اگر جَذبہ سچا ہو تو وُضو اور نماز کا اِہتمام بالکل ہو سکتا ہے لہٰذا وہاں بھی نماز ادا کریں۔

غمِ مدینہ اور دَردِ مدینہ کیسے حاصل ہو؟

سُوال: ہم غمِ مدینہ ، دَردِ مدینہ کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ نیز بارگاہِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حقیقی محبت کا اِظہار عاجزی اور اِنکساری کے ساتھ ہم کیسے کر سکتے ہیں؟

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے　　تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا　(حدائقِ بخشش)

جواب: مدینۂ پاک کی محبت دِل میں پیدا کرنے کے لیے مدینے شریف کے فضائل و برکات کی معلومات حاصل کرنی ہو گی۔اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عاشقانِ رَسُول کی 130 حکایات" پڑھنا مفید ہے۔اللہ پاک نصیب کرے تو اس کتاب کو پڑھنے سے مکہ شریف، مدینہ شریف اور حج وغیرہ کی محبت دِل میں پیدا ہو سکتی ہے۔اِسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" پڑھا جائے۔ اچھی اُردو جاننے والا اگر حدائقِ بخشش کو سمجھ کر رٹتا رہے تو وہ بہت بڑا عاشقِ رَسُول بن جائے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ عشقِ رَسُول کے حصول میں ماحول اور صحبت زیادہ کارگر ہے۔ صحبت کے ذَریعے جَذبہ بڑھتا ہے۔اب جیسا کہ کوئی حج یا مدینۂ پاک کی حاضری کے لیے گیا اور اس سفر میں کسی عاشقِ مدینہ کی صحبت نہ ملی تو اسے ذوق نصیب نہیں ہو گا لہٰذا حرمینِ طیبین کا سفر اہلِ ذوق اور اہلِ عِلم کے ساتھ کرنا چاہیے۔نیز اپنے ملک میں بھی عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکرات میں شرکت سے مدینے شریف کی محبت کی چاشنی ملتی ہے۔

سفرِ مدینہ میں ذوق کیسے پیدا ہو؟

سُوال: اگر ایک مرتبہ مدینے شریف کا سفر باذوق نصیب ہو جائے تو پھر اس کی یادیں عرصے تک قائم رہتی ہیں تو یہ

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمائیے کہ یہ ذوق کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟

جواب: سفرِ مدینہ کو باذوق بنانے کے لیے اَسباب پیدا کرنے ہوں گے مثلاً "زبان کا قفلِ مدینہ" لگانا ضَروری ہے۔ اگر کوئی اِدھر کی اُدھر ہانکتا رہے اور مذاق مسخریاں کرتا رہے تو پھر ذوق کسی صورت نہیں ملے گا۔ بہت سے لوگ اُدھر جا کر اتنا بولتے ہیں کہ شاید اپنے وطن میں بھی نہیں بولتے ہوں گے۔ اُدھر جا کر اتنا غصہ دِکھاتے ہیں کہ شاید اتنا یہاں بھی نہیں دِکھاتے ہوں گے۔ پھر عبادت میں وقت گزارنے کے بجائے شاپنگ سینٹر کے پھیرے لگاتے رہتے ہیں تو یہ باتیں ذوق میں رُکاوٹ ہیں۔

عبادت میں ذوق پیدا کرنے کے لیے کم کھانا

عبادت میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے لیے "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگانا بھی ضَروری ہے لیکن وہاں کھانے پینے پر کنٹرول کرنا زیادہ دُشوار ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وطن میں کام کاج کی مَصروفیت کے سبب کھانے کی طرف توجہ کم ہوتی ہے لیکن وہاں تو بندہ فارغ ہوتا ہے اور پھر ہمارے یہاں کے مقابلے میں وہاں طرح طرح کی لذیذ نعمتیں ملتی ہیں۔ بریانی کا پورا تھال جو چار آدمیوں کے کھانے کے لیے ہے اُسے تبرک اور نیاز سمجھ کر پورا پیٹ میں اُنڈیل دیں گے تو پیٹ کے مَسائل پیدا ہوں گے اور عبادت میں ذوق نہیں آئے گا۔

طبیعت کی ناسازی کے سبب ذوق متأثر ہونا

ہمارے یہاں گھروں میں عام طور پر A.C (یعنی ایئر کنڈیشنڈ) نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اکثر لوگ A.C کے عادی نہیں ہوتے لیکن حرمینِ طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں ہر جگہ AC لگے ہیں۔ اب بہت سے لوگ A.C کے ساتھ ساتھ ٹھنڈا آبِ زَم زَم شریف اور ٹھنڈی کولڈ ڈرنک پیتے ہیں جس کے سبب بے چارے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ کوئی بخار میں تپ رہا ہوتا ہے تو کوئی اُلٹیاں کر رہا ہوتا ہے۔ نزلہ، کھانسی اور گلہ خراب ہونے کا مسئلہ تو اکثر زائرین کے ساتھ رہتا ہے۔ جب صحت خراب ہو گی تو ذوق و شوق اور عبادت میں خشوع و خضوع بھی لازمی متأثر ہو گا لہٰذا جب مدینے شریف جائیں تو کھانے پینے کی حرص کو یہیں چھوڑ کر جائیں۔ ضَرورتاً اور وہ بھی بھوک سے کم کھائیں۔ جن چیزوں کا مِعدہ عادی نہیں تو انہیں ہاتھ بھی نہ لگائیں۔

www.dawateislami.net

جو لمحے تھے سکون کے سب مدینہ میں گزار آئے
دلِ مضطرب وطن میں اب تجھے کیسے قرار آئے

لیٹ اَدائیگی پر جُرمانہ لینا کیسا؟

سُوال: ہم آٹو پارٹس کا کام کرتے ہیں۔ ہم پارٹیوں سے ایک ماہ کے اُدھار پر انجن خریدتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے کے دَوران Payment (یعنی اَدائیگی) پوری کر نہیں پاتے لہٰذا اَدائیگی میں دو تین مہینے لگ جاتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا؟ نیز پیسے لیٹ ہونے کی صورت میں پارٹی جُرمانے کے طور پر اِضافی رقم لے سکتی ہے؟

جواب: اگر سودا کرتے وقت نیت ایک مہینے کے بعد اَدائیگی کی نہیں تھی لیکن یہ سوچ کر کہ اگر اسے تین مہینوں کا بولا تو یہ مال دے گا نہیں تو ایک مہینے کا کہہ دیا تو ایسا کرنا دھوکا دہی اور جھوٹ کے زُمرے میں آتا ہے۔ بہر حال اگر Payment (یعنی اَدائیگی) لیٹ کر دی تو اب جُرمانے کی مَد میں اِضافی رَقم لینا جائز نہیں۔[1]

مہر کی رَقم کاروبار کے لیے دینا

سُوال: لڑکی کو شادی میں جو مہر کی رَقم ملتی ہے تو وہ اسے کس طرح اِستِعمال کرے؟ ایک مَرتبہ مَدَنی چینل پر سُنا تھا کہ لڑکی شوہر کو کاروبار کرنے کے لیے وہ رَقم دے سکتی ہے۔ (سوشل میڈیا کے ذَریعے ہند سے سُوال)

جواب: جو مہر عورت کو ملا تو یہ اس کی مالکہ ہے۔ کسی بھی جائز طریقے پر اسے اِستِعمال کر سکتی ہے۔ اگر شوہر کو دینا چاہے تو دے سکتی ہے اور پھر اگر واپس نہ لینا چاہے تو مُعاف کرنے کا بھی اسے اِختیار ہے۔[2]

بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جانا کیسا؟

سُوال: کیا عورت کا اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے جانا جائز ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: پھوپھی اور بھتیجا آپس میں محرم ہیں لہٰذا عورت بھتیجے کے ساتھ عمرے کے لیے جا سکتی ہے۔ یاد رہے کہ محرم کے ساتھ سفر حج اور عمرے کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ جب بھی شَرعی مَسافَت کی مِقدار سفر کیا جائے مثلاً کراچی سے حیدر آباد کا فاصلہ تقریباً 163.7 کلو میٹر ہے تو یہ سفر بھی بھتیجے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ بحر العلوم، ۴/ ۱۳۱ ماخوذاً۔ 2 ...... دُرِّ مختار، کتاب النکاح، باب المھر، ۴/ ۲۳۹۔

www.dawateislami.net

آنٹی اور کزن سے پَردہ

ہمارے مُعاشرے میں چچی سے پَردہ نہیں کیا جاتا حالانکہ چچی، مُمانی اور تائی یہ سب غیر محرم عورتیں ہیں جن سے پَردہ ضَروری ہے لیکن انہیں ”آنٹی آنٹی“ کہہ کر بالکل بے تکلفانہ سلسلہ کیا جاتا ہے۔ یوں ہی چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد بہنیں بھی محرم نہیں، ان سے پَردہ ضَروری ہے لیکن ”کزن“ کی آڑ لے کر ان سے پَردہ نہیں کیا جاتا۔ انگلش کے ان دو الفاظ ”آنٹی“ اور ”کزن“ نے بہت کام خراب کیا ہے۔ ”آنٹی“ اور ”کزن“ کی آڑ میں ان سے پَردہ نہیں کیا جاتا جن سے پَردہ ضَروری تھا۔

کیا روزی کی بندش ممکن ہے؟

سُوال: اگر کسی پر روزگار کی تنگی آتی ہے یا اس کے کاروبار میں کمی ہو جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے ”بندش“ لگا دی ہے۔ کیا اِنسان کے پاس اتنا اِختیار ہے کہ کسی کے روزگار کو ”بندش“ لگا دے اور اس کی زندگی ڈسٹرب کر دے؟ (ایک فلمی ایکٹر کا عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے سُوال)

جواب: اگر کسی نے عملیات کے ذَریعے دوسرے کے کاروبار میں رُکاوٹ ڈالی تو اس کو ”بندش“ کہتے ہیں۔ روزی میں تنگی کا سبب ہر صورت میں ”بندش“ ہی نہیں ہوتی لیکن اگر کسی کی روزی میں ”بندش“ کر دی جائے تو یہ بھی ممکن ہے۔ جب لوگ کسی پر کالا جادو کروا کر اس کے پورے کے پورے بدن کو بیمار کر دیتے ہیں تو کاروبار پر بھی کالا جادو بالکل کر سکتے ہیں۔ زندگی کے دِیگر مُعاملات میں بھی رُکاوٹیں ڈال سکتے ہیں۔ ان سب باتوں کا ہونا ممکن ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ ”بندش“ ہی ہو یہ ضَروری نہیں۔ آج کل تَوَہمات بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سے دوا لی اور فائدہ نہ ہوا تو اب بولیں گے کہ کسی نے کچھ کروا دیا ہے، جبھی دوا کا اثر نہیں ہو رہا۔ گویا ہمارے یہاں ہر دوسرے آدمی کو جادوگر بنا دیا گیا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ دوا کا اثر نہ کرنا اِس بات کی دَلیل نہیں کہ کسی نے عمل کروا دیا ہے۔ اپنا ذہن یہ بنانا چاہیے کہ دوا اُسی صورت میں فائدہ کرے گی جب اللہ پاک چاہے گا لہٰذا اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں اور اگر واقعی بندش ہے تو پھر اس کا علاج کروائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مجلس ”مکتوبات و اَورادِ عطاریہ“ بنی ہوئی ہے جس کے

www.dawateislami.net

بستے دُنیا میں بے شمار جگہ لگتے ہیں لہٰذا آپ ان بستوں سے تعویذات وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں۔

بندہ کیسے بیمار کر سکتا ہے؟

سُوال: بعض لوگوں کا جادو پر یقین نہیں ہوتا۔ جبھی ان کے ذہن میں سُوال آتا ہے کہ کوئی کسی کو کیسے بیمار کر سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: کسی کو بیمار کرنا کون سا مسئلہ ہے۔ اگر ڈاکو آ کر سارے گھر میں جھاڑو پھیر کر چلا جائے تو ٹینشن کے سبب گھر کا مالک بیمار ہو کر اسپتال پہنچ جاتا ہے۔ اگر دِل کمزور ہوا تو ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔ تو ایک بندے نے ڈکیتی مار کر گھر کے مالک کو بیمار کر دیا۔ یوں ہی اگر بندہ خود نہ آئے بلکہ ایک دھمکی آمیز فون کر دے کہ ”کفن دَفن کا اِنتظام کر لو، پولیس کو FIR کٹوانی ہے تو کٹوا دو، میں آ رہا ہوں، زیادہ نہیں بس ایک گولی ماروں گا۔“ تو کیا خیال ہے آپ کو نیند آئے گی؟ یوں ہی اگر کوئی دھمکی دے کہ کل تمہارے بیٹے کو ہم اِغوا کر لیں گے، پولیس کو بتانا ہے تو بتا دو! تو ایسی دھمکی آمیز کال کے بعد یقیناً آپ ساری رات سو نہیں سکیں گے اور اگر خدانخواستہ واقعی میں بیٹے کو اُٹھا کر لے گئے تو پھر کیا خیال ہے آپ صحت مند رہیں گے؟ صَدمے اور ٹینشن کے سبب بیمار پڑ جائیں گے، اِس لیے کہ ٹینشن بیماریوں کی ماں ہے۔ کینسر وغیرہ کے مریض کو اِسی لیے نہیں بتایا جاتا، تو جب ایک فون کال بڑے بڑے کام کروا دیتی ہے۔ فون کال پر بم فٹ کرنے کا بول کر لوگ فلائٹ کینسل کروا دیتے ہیں۔ بڑے بڑے پلازے خالی ہو جاتے ہیں تو اِسی طرح جادو کے ذَریعے اگر کوئی کسی کو بیمار کر دے تو اچنبھے کی بات نہیں۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا اور اِس طرح کا جادو کرنا بھی حرام ہے۔

حقیقی کار ساز اللہ پاک ہی ہے

جو کچھ بھی نفع و نقصان ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں اللہ پاک کی طرف سے ہی ہوتا ہے لیکن اَسباب کا یہ نظام بنا ہوا ہے۔ اِن اَسباب میں سے جادو بھی ایک سبب ہے، جس کے ذَریعے سے بیمار کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سارے کام لیے جاتے ہیں۔ اللہ پاک چاہے گا تو ہی جادو اثر کرے گا اور اگر اللہ پاک نہ چاہے تو دُنیا بھر کے جادوگر مل کر بھی کسی کا بال بھیگا نہیں کر سکتے مثلاً اگر وہ جادو کے ذَریعے پہاڑ کسی پر اُلٹا دیں تو وہ پہاڑ رُوئی کا کام کرے گا اور کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتا۔ یوں

ہی اگر پتھر کسی کو مارو تو چوٹ آتی ہے، زخم بن جاتا ہے لیکن اللہ پاک نہ چاہے تو پتھر سے چوٹ نہیں لگے گی۔ یہ ہمارا اِیمان ہے کہ جو رَب چاہے گا وہی ہو گا۔ اصل کار ساز اللہ پاک ہی ہے۔ وہی مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب یعنی اَسباب کو پیدا کرنے والا ہے۔

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے

جادو یا جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: جادو یا جنات کا مطلقاً اِنکار کرنا کیسا؟

جواب: جادو کو عربی میں ”سِحر“ اور جادوگر کو ”ساحِر“ بولتے ہیں۔ انگلش میں اسے Magic کہا جاتا ہے۔ جادو کا اس طرح اِنکار کرنا کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے تو یہ کُفر ہے۔ اس لیے کہ جادو کا تَذکرہ تو قرآنِ پاک میں موجود ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دور میں جادو عُروج پر تھا چنانچہ جادوگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے کے لیے میدان میں آئے تو اپنی رَسیاں ڈالیں جو جادو کے ذَریعے سانپ نظر آنے لگیں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مقابلے میں اپنا عصا ڈالا تو وہ اللہ پاک کی رَحمت سے بہت بڑا اَژدھا بن گیا اور سارے چھوٹے چھوٹے سانپوں کو نِگل گیا۔ بہر حال جو ضَرورت سے زیادہ پڑھ لکھ جاتے ہیں تو وہ جادو کا اِنکار کرتے ہیں بلکہ ایسے اَفراد عقل کے ترازو میں تول کر دِیگر کئی اور چیزوں کا بھی اِنکار کرتے ہیں مثلاً ”شیطان کوئی مخلوق نہیں، یہ محض بدی کا نام ہے۔“ تو یوں شیطان کے وجود کا اِنکار کرنا کُفر ہے۔[1] ایسے اَفراد جنات کے وجود کا بھی اِنکار کرتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا کُفر ہے[2] کیونکہ جنات بھی اللہ پاک کی ایک مخلوق ہے۔ جس کا تذکرہ قرآنِ کریم میں کئی جگہ آیا ہے بلکہ قرآنِ کریم کی ایک پوری سورت کا نام ہی ”سُوْرَۃُ الْجِنّ“ ہے۔ اللہ کریم ہمارے اِیمان کو سَلامت رکھے اور عقل کے ترازوں میں اِسلامی عقائد و نظریات کو تولنے سے بچائے۔

کیا قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ضَروری ہیں؟

سُوال: ہمارے بڑوں نے یہی بتایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے لیکن میں نے سوشل

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۱۲۶ ماخوذاً۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۹۷، حصہ:۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

میڈیا پر ایک صاحب کو کہتے سنا کہ گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا ضَروری نہیں۔ آپ پورا گوشت اپنے لیے بھی رکھ سکتے ہیں، تو اس کے بارے میں رہنمائی فرما دیجئے کہ کون سی بات دُرُست ہے۔

(ایک فلمی ایکٹر کا عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے سُوال)

جواب: جب آپ نے جانور خریدا تو یہ آپ کی مِلکیت ہو گیا۔ اب جب آپ اسے ذَبح کریں گے تو اس کا گوشت بھی آپ ہی کی مِلکیت ہے، آپ اس کے مالک ہیں، اب چاہیں تو سارا گوشت خود بھی رکھ سکتے ہیں۔ البتہ افضل یہ ہے کہ اس کے تین حصے کر لیے جائیں: **ایک** حصہ اپنے لیے، **دوسرا** حصہ رِشتہ داروں کے لیے اور **تیسرا** حصہ غریبوں کے لیے۔ ایسا کرنا مُستَحَب عمل ہے[1] یعنی ایسا کریں گے تو آپ کو ثواب ملے گا اور اگر ایسا نہیں کریں گے تو ثواب بھی نہیں ملے گا لیکن گناہ گار بھی نہیں ہوں گے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا یا سمجھنا غلط ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ضَروری ہیں۔ اگر کوئی تین حصے کرنے کے بجائے پورے کا پورا جانور ہی بانٹ دے تو اب کیا اس سے یہ کہا جائے گا کہ تین حصے کرنے ضَروری تھے، تم نے کیوں نہیں کیے؟ اصل مسئلہ یہی ہے کہ تین حصے کرنا شرط نہیں، جو اسے لازم اور ضَروری سمجھتے ہیں تو وہ بھی اِس شرط پر پورا نہیں اُترتے مثلاً بھیجا، کلیجی اور پائے اپنے لیے رکھ لیتے ہیں، جب آپ کے نزدیک تین حصے کرنے ضَروری ہیں تو پھر ہر ہر چیز کے تین حصے ہونے چاہییں تھے۔ بہر حال تین حصے کرنا ضروری نہیں لیکن ثواب کے حصول کی خاطر تین حصے کر لینے چاہییں۔ مُستَحَب پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً مُعاشَرتی اور اَخلاقی فوائد بھی ملیں گے کہ آپس میں محبتیں بڑھیں گی۔

بچوں کے اِغوا کا مسئلہ

سُوال: چند ماہ سے کراچی کے متعلق ایسی خبریں ہیں کہ بڑی تعداد میں بچے اِغوا ہو رہے ہیں اور بچوں کے اِغوا ہونے کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ قوم بچوں کے حوالے سے بڑی پریشان ہے۔ اگر تھوڑی دیر رابطہ نہ ہو تو ماں باپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجئے کہ والدین بچوں کی حفاظت کے لیے کیا اِحتیاطی تدابیر

---

1 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ۵/۳۰۰۔

اِختیار کریں؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اللہ پاک بچوں کی حفاظت فرمائے۔ بچوں کو سنبھالنا واقعی بہت مشکل کام ہے لیکن حفاظتی تَدابیر تو اِختیار کرنی ہی ہوں گی۔ بچوں کی حفاظت کے لیے اللہ پاک سے دُعا کرتے رہیے نیز کوشش یہی کیجئے کہ بچے کو اکیلا گھر سے نہ نکلنے دیں۔ اسکول اور مدرسے ساتھ لے کر جائیں اور ساتھ لے کر آئیں۔ ہے تو یہ آزمائش کا کام لیکن اپنی پونجی اور اپنا سرمایہ یعنی اَولاد کو بچانے کے لیے کرنا تو پڑے گا۔ لانے اور لے جانے کے لیے ملازم بھی رکھا جاسکتا ہے، ظاہر ہے اس کے لیے پیسے خرچ ہوں گے لیکن آپ کے بچے سے زیادہ پیسے اَہمیت نہیں رکھتے لہٰذا جو Afford (یعنی برداشت) کر سکتا ہے تو وہ ضرور ملازم کا اِنتظام کرے۔ ملازم کے ہوتے ہوئے بھی بچہ اِغوا ہو سکتا ہیں مثلاً اگر کوئی Gun Point پر (یعنی اسلحہ تان) کر بچہ چھینتا ہے تو ملازم بے چارہ کیا کرے گا!

بہرحال اَولاد کی حفاظت کا مُعاملہ آزمائش سے بھرپور ہے۔ بس اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کرتے رہیں، اپنے گناہوں سے توبہ کریں، نیکیوں کی طرف آئیں، تلاوتِ قرآن کا معمول بنائیں، حلال روزی پر اِکتفا کریں، حرام کمانا کھانا چھوڑ دیں اور فِلمیں ڈرامے اور گانے باجے وغیرہ گناہوں سے بالکل توبہ کریں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں جھک جائیں۔ اللہ پاک کی رَحمت ہو گی تو بچے اِغوا نہیں ہوں گے اور آپ کو بھی تکلیف نہیں ہو گی۔ اللہ پاک کرے گا تو امن و امان قائم ہو جائے گا۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو چل رہی ہے جس میں ایک بچے کو اِغوا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ مُزاحمت کر کے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس ویڈیو سے پتا چلتا ہے کہ اِغوا کرنے کے لیے آنے والے خود بھی ڈرے سہمے ہوتے ہیں کہ اگر بچہ ہاتھ لگ گیا تو ٹھیک ورنہ رُکنا یا زیادہ پیچھا کرنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی پکڑ لے اور پھر کچھ کا کچھ ہو جائے۔ تو اپنے بچوں کو یہ تربیت دیں کہ خدانخواستہ ایسا کچھ ہو جائے تو موقع پر چلانا شروع کر دیں کیونکہ شور سُن کر کچھ نہ کچھ لوگ قریب آجاتے ہیں یا اِغوا کار بھی گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کے دِین واِیمان، جان ومال اور گھر بار کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

دوسرے کو اپنی قسم دینا کیسا؟

سُوال: اکثر لوگ اپنے دوست، امی یا Sister (یعنی بہن) کو کہہ دیتے ہیں کہ ”تم کو میری قسم ہے! فلاں کام کر دو۔“ کیا اللہ کے علاوہ اپنی قسم دینا جائز ہے؟ (لاہور سے عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے ہوئے ایک آرٹسٹ کا سُوال)

جواب: اللہ پاک کے سِوا کسی اور کی قَسَم کھانا منع ہے مثلاً میری قسم، تیرے سر کی قسم، اَولاد کی قسم اور جان کی قسم وغیرہ۔[1] قسم صرف اللہ پاک کی ذات اور صفات کی کھائی جاسکتی ہے جیسے اللہ کی قسم! خدا کی قسم! رَحیم کی قسم! قرآن کی قسم! یا مطلقاً کہنا: مجھے قسم ہے!۔[2] کسی دوسرے کو قسم دینے سے اس پر قسم لازم نہیں ہو جاتی مثلاً کسی سے کہنا کہ تجھے میری قسم فلاں کام کر دو! تو اب سامنے والے پر یہ قسم لاگو نہیں ہو گی۔ چنانچہ مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے ”قسم کے بارے میں مدنی پھول“ کے صفحہ نمبر 23 پر ہے: دوسرے کے قسم دِلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا کہ تمہیں خدا کی قسم! یہ کام کر دو تو اس کہنے سے جس سے کہا اس پر قسم نہ ہوئی، یعنی نہ کرنے سے کفارہ نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا، اُس نے اُٹھنا چاہا۔ اِس نے کہا: خدا کی قسم! نہ اُٹھنا، اور جس سے کہا: وہ کھڑا ہو گیا تو اِس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔[3]

(مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) اگر ایک شخص نے قسم کھلائی اور کہا کہ تمہیں اللہ کی قسم! تم یہ کام نہیں کرو گے۔ اور دوسرے نے قسم کھانے کے طور پر ہی اس کو ہاں کہہ دیا یعنی اس قسم کو Ok کر دیا تو اب یہ اس کی شرعی طور پر قسم کہلائے گی اور اگر قسم کھانے والے کا مقصود خود اپنی قسم بھی کھانا تھا تو اب یہ دونوں کی قسم ہو جائے گی۔[4]

مَیِّت کے پیٹ پر شیشہ اور نیچے آٹار کھنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ لوگ مَیِّت کے پیٹ پر شیشہ رکھ دیتے ہیں تاکہ اس کا پیٹ نہ پھولے اور مَیِّت کی

---

1 ...... غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الٰہی کی قسم، رسولُ اللہ کی قسم۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۳۰۲، حصہ: ۹)

2 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۳۰۱، حصہ: ۹ ماخوذاً۔ 3 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۳۰۳، حصہ: ۹ ماخوذاً۔ 4 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۳۰۴، حصہ: ۹ ماخوذاً۔

چار پائی کے نیچے پلیٹ میں آٹا ڈال کر رکھ دیتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: مَیِّت کے پیٹ پر شیشہ رکھنا ہی ضَروری نہیں، کوئی بھی وزن دار چیز رکھی جاسکتی ہے تاکہ مَیِّت کا پیٹ نہ پھولے۔[1] اگر اِس مقصد کے تحت شیشہ بھی رکھ دیا تب بھی حرج نہیں۔ رہی بات مَیِّت کی چارپائی کے نیچے آٹا رکھنے کی تو یہ ایک نئی چیز ہے جو پہلی بار سُنی ہے۔ اب کس تصور سے لوگ رکھتے ہیں بظاہر تو اِس کی کوئی مصلحت سمجھ نہیں آتی کہ مَیِّت کو اِس سے کیا فائدہ ہے؟ اگر آٹا بعد میں صَدقہ کر دیتے ہوں، مَیِّت کے اِیصالِ ثواب کے لیے خیرات کر دیتے ہوں تب بھی مَیِّت کی چارپائی کے نیچے رکھنے کی حاجت نہیں، ویسے ہی کسی غریب کو دے دیا جائے۔

کبوتر کچرا کرتے ہوں تو کیا انہیں مارنا جائز ہے؟

سُوال: مسجد میں کبوتر آکر کچرا کرتے ہیں تو کیا ان کو مار کر ہلاک کر دیا جائے؟

جواب: اگر کبوتر کچرا کرتے ہوں تو مارنا ہی ضَروری نہیں، انہیں اُڑا دیں یا کوئی ایسی ترکیب بنالیں کہ یہ مسجد میں داخل ہی نہ ہوسکیں۔ اگر مارنا ہی ضَروری ہو تو اب بے کار نہ مارا جائے بلکہ ذَبح کرکے کھالیں کہ یہ حلال پرندہ ہے۔[2] البتہ اگر وہ کبوتر جنگلی نہیں بلکہ کسی کے پلے ہوئے ہیں تو اب مارنے کی اِجازت نہیں۔

کبوتر کو سید نہ کہا جائے

عوام کبوتر کو سید بولتے ہیں اور اس کے پاؤں لال ہونے کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ کربلا میں خون سے اس نے پاؤں رنگے تھے۔ یہ سب عوامی باتیں ہیں جو بِلا تحقیق چلی آرہی ہیں۔ کبوتر اِنسان کی اَولاد ہی نہیں ہے تو پھر یہ سید کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا کبوتر کو سید نہ کہا جائے۔ بس یہ حلال، اچھا، سُلجھا ہوا اور سمجھدار پرندہ ہے، پہلے اس کو سُدھا کر ڈاک Postmen کا کام لیا جاتا تھا۔ تمہید ابی شکور سالمی میں ہے: سب سے عقل مند پرندہ کبوتر ہے۔[3] غارِ ثور کے دَہانے پر کبوتری نے انڈے دیئے تھے اور بظاہر کبوتر کے جوڑے نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کا سامان کیا تھا

---

1 ...... بہارِ شریعت، جلد اول صفحہ 809 پر ہے: اس (میت) کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔ مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعثِ تکلیف ہے۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۲۱ ماخوذاً۔ 3 ...... تمہید ابی شکور السالمی، ص۵۔

لیکن حقیقت میں اپنی بلکہ اپنی نسلوں کی حفاظت سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کروالی۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک کعبہ شریف کے اِرد گرد اُسی جوڑے کی نسل سے کبوتر ہیں۔[1]

کیا لڑکی مفتی بن سکتی ہے؟

سُوال: کیا لڑکی دَرسِ نظامی کرنے کے بعد مفتی بننے کے لیے تعلیم حاصل کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت مُفتیہ بھی بن سکتی ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بے مثال مُفتیہ تھیں۔[2]

مزارات پر جانا کیسا؟

سُوال: ہم زیاراتِ مُقدَّسہ پر جاتے ہیں۔ میرے دو دوست ہیں ان کا کہنا ہے کہ آپ زیارت پر نہ جایا کریں کیونکہ آپ کو یہ کیا دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ تو اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: مزارات کی زیارت کے لیے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سال شُہدائے اُحُد کو نوازنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔[3] جَنَّتُ الْبَقِیع تشریف لے جانا بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔[4] وہاں بھی تو کم و بیش 10 ہزار صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے مزارات ہی ہیں۔ بعض سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد اور بعض آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں ہی دَفن ہوئے۔ قبر یا قبرستان جانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، جب قبرستان جاسکتے ہیں تو الگ سے جو مزار ہے وہ بھی تو ایک قبر ہے، اس پر جانا کیوں منع ہو جائے گا؟ یہ کیا اُلٹی Logic (یعنی منطق) ہے؟ مسلمانوں کو چاہیے کہ اِن شیطانی وَساوس کی طرف توجہ نہ دیں۔ اصل یہی ہے کہ قبرستان جانے میں یا کسی وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یعنی قبر پر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ مدینے شریف جانے کے لیے سب تڑپتے ہیں تو مدینے میں کیا ہے؟ ہمارے آقا، شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار شریف ہے، قبر

---

1. مکاشفۃ القلوب، الباب السادس عشر، فی عدواۃ الشیطان، ص۵۷۔
2. الطبقات الکبریٰ لابن سعد، عائشۃ زوج النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/ ۲۸۶۔
3. تفسیر کبیر، پ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۲۴، ۷/ ۳۷۔
4. ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۲/ ۱۸۳، حدیث: ۷۳۹۔

مبارک ہے، ہم اُسی کی زیارت کے لیے ہی مدینے شریف جاتے ہیں۔

قبر پر بوسہ دینا کیسا؟

سُوال: قبر پر بوسہ دینا چاہیے یا نہیں؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: قبر کو چومنا منع ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ ولی کے مزار سے چار ہاتھ یعنی تقریباً دو گز دور رہنے میں اَدب ہے۔ البتہ اگر کوئی قبر کو چوم لیتا ہے تو گنہگار وہ بھی نہیں ہو گا۔[1]

دِین دار لوگ صبح صبح فیس بک پر

سُوال: صبح فجر کی نماز میں پہلی صَف بھی مکمل نہیں ہوتی اور سورج چڑھتے ہی فیس بک (Facebook) دِین دار لوگوں سے بھر جاتا ہے، اِس پر کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: یہ کہنا کہ دِیندار لوگ فجر کی نماز نہیں پڑھتے اور صبح صبح فیس بک اِستِعمال کرتے ہیں تو یہ دُرُست نہیں، اِس لیے کہ یہ کیسے پتا چلا کہ صبح صبح Facebook دِین دار لوگ ہی اِستِعمال کرتے ہیں! نیز ان میں سے کسی نے بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی ہوتی! اِس کی Confirmation (یعنی تصدیق) ہو ہی نہیں سکتی۔ مسجد کی پہلی صَف میں نظر نہ آنا اِس بات کی دَلیل نہیں کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ ممکن ہے کہ اس کے گھر کے قریب کوئی مسجد ہی نہ ہو۔ دُنیا میں بے شمار مقامات ایسے ہیں جہاں مسجد دور دور تک نہیں ہوتی، تو وہاں کے مسلمان مجبوراً گھر پر ہی نماز پڑھتے ہوں گے۔

یاد رہے کہ فیس بک کا اِستِعمال ایک الگ میٹر ہے اور نماز نہ پڑھنا ایک الگ مُعاملہ ہے، ظاہر ہے جو نماز نہیں پڑھتا وہ گناہ گار ہے۔ اگر فیس بک کا کوئی جائز اِستِعمال کرتا ہے تو صحیح ہے اور اگر ناجائز اِستِعمال کرتا ہے تو اب چاہے پہلی صَف میں نماز پڑھتا ہو یا چاہے اِمامت کرتا ہو، فیس بک کا ناجائز اِستعمال کرنے کے سبب گناہ گار ہو گا۔

لائن میں لگے شخص کو اپنی پرچی دینا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص بِل بھروانے یا کوئی چیز مثلاً میڈیسن (یعنی اَدویات) لینے کے لیے لائن پر لگا ہوا ہے۔ ایک جاننے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۲۸ ماخوذاً۔

والا شخص آکر اپنی پرچی بھی دے دیتا ہے کہ ساتھ میں میری چیزیں بھی لے لینا۔ اب اگر مُروَّت میں اس سے پرچی لیتا ہے تو پیچھے لائن میں کھڑے لوگ بڑی بدزبانی کرتے ہیں۔ تو آپ کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجیے تاکہ اِس موقع پر حقوقُ الْعِباد تلف ہونے سے بچ سکیں۔

جواب: لائن میں کھڑے شخص کو اپنی پرچی دینا کہ باری آنے پر میرا سامان بھی لے لینا بظاہر اس میں حق تلفی کی صورت تو نظر نہیں آرہی۔ ہاں اگر لائن میں پیچھے کھڑے اَشخاص کی طرف سے شور شرابا کرنے کا اندیشہ ہو تو اب جائز ہونے کے باوجود کسی کی پرچی نہیں لینی چاہیے اور نہ پرچی دینے والے کو دینی چاہیے۔ کیونکہ ایسا کوئی بھی کام کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے جو تَنْفِیرِ عوام (یعنی لوگوں کی نفرت) کا سبب بنے۔ بِالْخُصُوص اگر پرچی لینے والا مذہبی حلیہ رکھتا ہو تو اب یہ بالکل بھی مناسب بات نہیں کہ یوں لوگوں سے بُرا بھلا کہلوائے۔ پرچی دینے والے کو بھی یہ سوچ کر پرچی نہیں دینی چاہیے کہ بے چارے کو میری وجہ سے گالیاں یا باتیں سننی پڑیں گی۔ پھر یہ کہ اگر شریف آدمی ہوا تو گالیاں سُن لے گا اور اگر باپ کا باپ نکلا تو گالی دینے یا باتیں سنانے والی کی ٹھکائی بھی کر دے گا اور یوں آپس میں لڑائی جھگڑے کی فضا قائم ہو گی۔ ایسے اَسباب سے دور رہنا چاہیے جو شر اور فتنہ وفساد کا سبب بنیں۔

کُرتے کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

سُوال: آدھی پنڈلی تک کُرتا سنَّت ہے لیکن اگر پاجامہ کے برابر لمبا کُرتا ہو تو کیا یہ بھی سنَّت یا مُسْتَحَب ہے؟ میں نے کئی تصاویر میں آپ کے اتنے لمبے کُرتے دیکھے ہیں، برائے مہربانی راہ نمائی فرمادیجئے۔

جواب: بہارِ شریعت میں آدھی پنڈلی تک کا کُرتا لکھا ہے۔[1] اور فتاویٰ رضویہ شریف میں بھی کُرتے کے مختلف سائز لکھے ہوئے ہیں۔[2] (اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) مفتی فضیل صاحب مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی سے ایک مرتبہ لباس کے متعلق مُشاورت ہوئی تو آپ نے فرمایا تھا کہ ٹخنے کے اوپر سے لے کر آدھی پنڈلی تک یہ لباس کا سائز بیان کیا گیا ہے یعنی تہبند، پاجامہ اور کرتا جو بھی لباس ہے تو وہ ٹخنوں سے اوپر اوپر رہنا چاہیے۔ آدھی پنڈلی سے نیچے بھی آگیا لیکن ٹخنوں سے اوپر

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۷۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہے تو یہ بھی دُرُست ہے۔ لمبا جُبّہ جو ہمارے مَدَنی ماحول میں پہنا جاتا ہے تو یہ بھی ٹخنوں سے اوپر ہی رکھنا چاہیے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہے جو اتنا لمبا جُبّہ پہنتے ہیں جو ٹخنوں سے نیچے جارہا ہوتا ہے حالانکہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا ہونا سنَّت کے خلاف ہے لہٰذا جن کے جُبّے بڑے ہیں تو وہ ہاتھوں ہاتھ دَرزی سے دُرُست کروالیں۔ بعض اسلامی بھائی یہ سوچ کر دُرُست نہیں کرواتے کہ آئندہ خیال رکھیں گے حالانکہ اگر ان کے جُبّے کی جیب یا کالر دَرزی آگے کے بجائے غلطی سے پیچھے لگادے تو ایسا لباس ایک لمحہ بھی پہننے کو تیار نہیں ہوں گے لیکن میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنَّت کے خلاف لباس ہے تو اسے دُرُست کروانے کے بجائے حیلے بہانے تراش رہے ہوتے ہیں۔ لمبے جُبّے کو چھوٹا کروانا کوئی مشکل کام نہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ سنتوں پر عمل کرنے کا جَذبہ نہیں ہے، تو حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈرکی ہے۔

کیا شہیدانِ کربلا کو اِیصالِ ثواب نہیں کرسکتے؟

سُوال: ہماری کیا اوقات کہ ہم کربلا والوں کو کچھ اِیصالِ ثواب کریں، یہ سوچ کر اِیصالِ ثواب نہ کرنا کیسا؟

جواب: کربلا والوں کو اِیصالِ ثواب کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کربلا والوں کو اِیصالِ ثواب نہیں کرسکتے تو پھر ان کو سَلام بھی نہیں کرنا چاہیے؟ ہماری کیا اوقات کہ ہم ان کے لیے سَلامتی کی دُعا کریں اور ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شَہِیْدِ کَرْبَلا“ کہیں؟ کیونکہ سَلامتی جس کو بھی ملتی ہے تو انہیں کے صَدقے سے ملتی ہے۔ نیز پھر تو ہمیں ”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ“ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ اس کے معنٰی ہیں: اے اللہ کے رَسول! آپ پر رَحمت اور سَلامتی ہو۔ اَلتَّحِیَّات میں بھی ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِی“ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ اِس کے معنٰی ہیں: ”اے نبی! آپ پر سلام ہو۔“ یعنی ہر نمازی حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارتا بھی ہے اور سَلامتی کی دُعا بھی کرتا ہے حالانکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو رَحمتیں نازل ہو ہی رہی ہیں نیز ساری کی ساری سَلامتی ان کے قدموں کی دھول کے صَدقے ہی تقسیم ہو رہی ہیں۔

ہمارا نذرانہ اور ان کی عطائے شاہانہ

بہرحال شہیدانِ کربلا کو اِیصالِ ثواب کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم ان کی بارگاہ میں اپنی حیثیت کے مُطابق

www.dawateislami.net

ثواب پیش کرتے ہیں لیکن جب وہ اپنی شان کے لائق عطا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہماری نسلوں کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔اِس بات کو یوں سمجھیے کہ جب کوئی غریب آدمی بڑے مالدار شخص کو اپنی حیثیت کے مُطابق چھوٹا سا تحفہ دیتا ہے تو وہ امیر آدمی اپنی شان کے لائق اسے نواز دیتا ہے۔ بہر حال اِس قِسم کے وَساوس میں آکر خود کو محروم نہیں کرنا چاہیے اور خوب خوب کربلا والوں کو اِیصالِ ثواب کرنا چاہیے۔

10 مُحَرَّم کو مَدَنی قافلے میں سفر کرنا کیسا؟

سُوال: اکثر لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے ہو جبکہ عُلَما فرماتے ہیں کہ 10 مُحَرَّم کو اپنے مَرحومین کی قبروں پر جانا چاہیے، اِس کی وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام نے کہاں فرمایا ہے کہ 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو اپنے مَرحومین کی قبروں پر جانا چاہیے؟ بالفرض کسی کے مَرحومین کی قبروں کا پتا ہی نہ ہو یا قبریں کسی دوسرے شہر میں ہوں جیسے میرے والد صاحب جدہ شریف میں فوت ہوئے تھے، اُس وقت میں ڈیڑھ دو سال کا تھا۔ اب جدہ شریف میں نہ جانے ان کی قبر کہاں ہے؟اب 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو میں کیا کروں؟ کیا مجھے ہر سال عاشورا میں اپنے ابو کی قبر ڈھونڈنے جانا چاہیے؟ یہ عوام کی اپنی اُڑائی ہوئی بات ہے۔مَدَنی قافلے میں سفر سے روکنے کے لیے نفس ایسی حیلہ بازیاں سکھاتا ہے۔خود مزے سے کھچڑے کھاتے ہیں ، دودھ کے شربت پیتے ہیں، حالانکہ امام عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ تو بھوکے پیاسے تھے۔نیاز کھاتے وقت کوئی سُوال ذہن میں نہیں آتا۔ بہر حال 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو نہ شربت پینا گناہ ہے،نہ کھچڑا کھانا گناہ ہے اور نہ ہی مَدَنی قافلے میں سفر کرنا گناہ ہے۔

یومِ عاشورا آبِ زَم زَم کا اثر عام پانی میں آنا

سُوال: سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کی جا رہی ہے کہ عاشورا والے دِن یعنی دس مُحَرَّم کو عام پانی کے اندر آبِ زَم زَم کا پانی مل جاتا ہے۔ تو کیا یہ بات دُرُست ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: مشہور مفسِّر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنی کتاب ”اسلامی زندگی“ میں تفسیر روحُ البیان

www.dawateislami.net

کے حوالے سے ایسا ہی لکھا ہے کہ عاشورے کے دِن تمام پانیوں میں آبِ زَم زَم پہنچتا ہے۔[1] البتہ عام پانی کا وہ اَدب نہیں جو آبِ زَم زَم شریف کا ہے یعنی کھڑے ہو کر پینا اور پینے کے بعد دُعا مانگو تو قبول ہونا، اِس طرح کا مُعاملہ نہیں ہو گا۔ بہر حال آبِ زَم زَم کی برکتیں عام پانی میں پہنچتی ہیں۔

شادی کی پہلی مُحَرَّمُ میکے میں گزارنا

سُوال: کیا شادی کے بعد پہلی مُحَرَّم عورت کو میکے میں گزارنا لازم ہوتا ہے؟

جواب: عورت کا شادی کے بعد پہلی مُحَرَّم میکے میں گزارنا کوئی ضَروری نہیں ہے۔ لوگ اپنی طرف سے ایسی باتیں گھڑتے ہیں۔ جس کی سمجھ میں جو آتا ہے بول دیتا ہے۔

حاضریٔ مدینہ پر نیا کلام

سُوال: آپ جب پہلے مدینے شریف جاتے تھے تو وہاں کوئی نیا کلام لکھا کرتے تھے، کیا اس بار (۱۴۳۹ھ بمطابق 2018 کے حج پر) بھی کوئی کلام آپ نے لکھا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: نہیں، اِس بار کوئی کلام نہیں لکھا۔

کیا چھپکلی کو مارنے کے بعد غسل کرنا لازم ہے؟

سُوال: چھپکلی کو مارنا چاہیے یا نہیں؟ لوگ بولتے ہیں کہ اسے مارنے کے بعد غسل کرنا چاہیے؟

جواب: چھپکلی کو بالکل مارنا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اگر چھپکلی کو ایک وار میں ماریں تو 100 نیکیاں ملتی ہیں، دوسرے وار میں ماریں تو اس سے کم تیسرے میں ماریں تو اس سے کم۔[2] جتنے زیادہ وار کرتے جائیں گے نیکیوں میں کمی آتی رہے گی۔ اِس لیے اس پر پہلا وار ہی ایسا بھرپور کیا جائے کہ یہ مَر جائے۔ حدیثِ پاک میں اسے فُوَیْسِق یعنی چھوٹا فاسق کہا گیا ہے۔[3] چھپکلی کو مارنے سے غسل فرض نہیں ہوتا لہٰذا اِسے مارنے کے بعد غسل کرنا ضَروری نہیں ہے۔

---

1 ...... تفسیر روح البیان، پ ۱۲، ہود: تحت الآیۃ: ۴۸، ۴/ ۱۴۲۔

2 ...... مسلم، کتاب السلام، باب إستحباب قتل الوزغ، ص۹۴۸، حدیث: ۵۸۴۷۔

3 ...... مسلم، کتاب السلام، باب إستحباب قتل الوزغ، ص۹۴۸، حدیث: ۵۸۴۵۔

باپ کے ماموں سے پردہ نہیں

سُوال: باپ کے ماموں سے بیٹیوں کا پَردہ ہے یا نہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: بیٹیوں کا باپ کے سگے ماموں سے پَردہ کرنا ضَروری نہیں۔[1]

مَرحومین کے لیے بچوں سے دُعا کروانا

سُوال: مَرحومین کے لیے بچوں سے دُعا کروانا کیسا؟

جواب: بچوں سے دُعائے مَغْفِرت کروانا تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سنَّتِ مُبارکہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینے شریف میں بچوں سے فرمایا کرتے: بچو! دُعا کرو عمر بخشا جائے، عمر کی مَغْفِرَت ہو جائے۔[2] اللہ کریم فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اس ادا کے صَدقے ہم سب کی مَغْفِرَت فرمائے۔ بہر حال بچوں سے دُعائے مَغْفِرَت کے الفاظ کہلوانے چاہییں اگرچہ بچوں کو دُعائے مَغْفِرَت کی سمجھ نہ بھی آئے۔ دُعائے مَغْفِرَت کے معنٰی تو عوام بھی نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اس کے معنٰی ہیں: یا اللہ! مغفرت فرما، تُو اس کے گناہ مُعاف کر دے، اس کے گناہ بخش دے۔ پھر مَغْفِرَت کے معنٰی وَسیع ہیں اور اس کے مختلف دَرَجات ہیں۔

شہنشاہ اور بادشاہ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: شہنشاہ اور بادشاہ نام رکھنا کیسا؟

جواب: خود اپنا نام تکبر اور بڑائی کی نیت سے شہنشاہ یا بادشاہ رکھنا منع ہے۔[3] اگر تکبر کی نیت نہیں جیسا کہ لوگوں کی معنٰی پر نظر نہیں ہوتی اور ایسا نام رکھ لیتے ہیں تو پھر وہ ممانعت نہیں رہے گی۔ البتہ بچنا اب بھی اچھا ہے کیونکہ اس میں خود ستائی یعنی اپنے منہ میاں مٹھو بننا پایا جا رہا ہے۔ موجودہ دور میں خود ستائی والے نام اِس قدر زیادہ ہیں کہ تقریباً ہر دوسرا نام اپنی تعریف والے معنٰی پر مشتمل ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ شہزادیا شہزادہ نام رکھتے ہیں جس کے معنٰی ہیں: بادشاہ کا بیٹا، اب باپ بھلے قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو لیکن بیٹے کا نام شہزادہ ہے۔ بعض لوگوں کا نام عَابِد ہوتا ہے جس کے معنٰی ہیں: عبادت گزار،

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۵۰۰ ماخوذاً۔ 2 ...... فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲۔ 3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۰ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اب بھلے وہ جمعہ کی نماز بھی نہ پڑھتا ہو لیکن نام عابِد ہے۔ زاہِد نام رکھتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں: دُنیا سے بے رَغبت، اب ہوتا پورا دُنیا دار ہے لیکن کہلاتا زاہِد ہے۔

بزرگانِ دِین کے شہنشاہ وغیرہ اَلقابات کی وجہ

سُوال: شہنشاہ اور بادشاہ اور اِس طرح کے بڑائی والے دِیگر اَلقابات بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے ساتھ کیوں لگائے جاتے ہیں؟[1]

جواب: اگر لوگ کسی کو شہنشاہ یا بادشاہ بولیں تو اِس میں حرج نہیں جیسا کہ بعض بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو اِس طرح کے اَلقابات لوگوں کی طرف سے دیئے گئے ہیں مثلاً شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے وہ شہزادے جو کربلا میں بیماری کے سبب جنگ میں حصہ نہیں لے پائے تھے اور واقعۂ کربلا کے بعد برسوں ظاہری حیات کے ساتھ زندہ رہے۔ ان کے اَلقابات "سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا" اور "زَیْنُ الْعَابِدِیْن یعنی عبادت گزاروں کی زینت" ہیں۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت زیادہ نفل نماز پڑھا کرتے تھے اِس لیے لوگوں نے یہ اَلقابات آپ کو دیئے ورنہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اصل نام "علی اَوسط" ہے۔ پُرانی کتابوں میں بھی "عَلی بِنْ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا" کر کے ہی نام ملے گا۔ بہر حال آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو سَجَّاد اور زَیْنُ الْعَابِدِیْن کہنا بالکل دُرُست ہے۔

زینُ العابدین اور سجاد نام رکھنا کیسا؟

عام لوگوں کے جو یہ نام رکھے جاتے ہیں تو اس میں خود ستائی پائی جاتی ہے۔ پنج وقتہ نماز تو پڑھتا نہیں اور کہلا رہا ہے: "سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا"، جمعہ کی نماز تک پڑھتا نہیں اور نام ہے: "زَیْنُ الْعَابِدِیْن یعنی عبادت گزاروں کی زینت۔" "غلام زَیْنُ الْعَابِدِیْن" نام رکھیں تو چل جائے گا لیکن زَیْنُ الْعَابِدِیْن نام رکھنے میں خود ستائی پائی جا رہی ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ حصولِ برکت کے لیے بزرگوں کے نام پر نام رکھے جائیں۔ اگر کوئی خود کو سَجَّاد، شہزاد اور شہزادہ وغیرہ کہلواتا ہے تو اس سے اُلجھنا نہیں۔ بعض لوگ اپنے بیٹے کا تعارف شہزادہ یا صاحب زادہ کہہ کر کرواتے

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

ہیں، گناہ اِس میں بھی نہیں ہے لیکن خود ستائی سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ نہ کہا جائے۔ میں تو اپنے بیٹے کو غریب زادہ بولتا ہوں یعنی غریب کا بیٹا۔

کیا مَدَنی چینل پر آنے والے پفنگ کرتے ہیں؟

سُوال: ہم فنکار ٹی وی شوز کے لیے میک اپ کرتے ہیں، مَاشَآءَ اللہ آپ بھی بہت خوبصورت لگ رہے ہیں، کیا مَدَنی چینل پر بھی کوئی میک اپ روم ہے؟ (ملتان سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے ہوئے ایک فلمی ایکٹر کا سوال)

جواب: ہمارے یہاں میک اپ کا کوئی نظام ہے اور نہ ہو گا کہ یہ خواہ مخواہ کا خرچہ ہے۔ عام چینلز پر جو پفنگ کی جاتی ہے تو آج تک دیکھا نہیں کہ یہ کیا بلا ہے؟ نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ کیسے ہوتی ہے؟ ہم نے جب مَدَنی چینل شروع کیا تھا تو اس وقت یہ نام متعارف ہوا تھا۔ وہ ایسے کہ کسی دوسرے چینل کے سرکردہ شخص نے نگرانِ شُوریٰ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ لوگ چینل پر آنے سے پہلے ”پفنگ“ کیا کریں۔ نگرانِ شُوریٰ نے پوچھا کہ اِس سے کیا فائدہ ہو گا؟ بولے کہ اس سے پسینا نہیں آئے گا۔ آپ نے کہا کہ ہم نے تو بڑے بڑے اِجتماعات کیے، ملتان شریف میں بہت بڑا اِجتماع ہوتا تھا جس میں بغیر پفنگ کے ہم بیان کرتے تھے، پسینا بھی آجاتا تھا لیکن اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ جب لاکھوں کے اِجتماع میں پسینے کے ساتھ بیان کرنے میں کوئی فرق نہیں پڑا تو مَدَنی چینل پر اگر بیان کرتے کرتے پسینا آگیا تو کیا فرق پڑے گا؟ بہرحال ہم نے کبھی زندگی میں ”پفنگ“ کی ہے اور نہ دیکھی ہے۔ بغیر پفنگ کے آپ کے سامنے بیٹھتے ہیں لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کبھی کسی نے اِعتراض نہیں کیا کہ آپ کا چہرہ خراب ہو گیا ہے یا یہ پسینا کیوں آرہا ہے؟ آپ اچھے نہیں لگ رہے وغیرہ وغیرہ۔

مَرد کا پفنگ کروانا کیسا؟

سُوال: مَرد کا پفنگ کروانا کیسا؟

جواب: پفنگ میں کیا ہوتا ہے مجھے پتا ہی نہیں لہٰذا میں اس کو ناجائز بھی نہیں کہتا۔ ممکن ہے کہ ایسا کوئی پاؤڈر لگاتے ہوں جو پسینے کو روک دیتا ہو کیونکہ رِیکارڈنگ کے دَوران بڑے بڑے بلب جَل رہے ہوتے ہیں جن کی کافی Heat (یعنی تپش) ہوتی ہے۔ ہم لوگ تو عادی ہو گئے ہیں لہٰذا پسینا روکنے کے لیے پاؤڈر لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور جو لگاتے ہیں تو ان

کے لیے منع بھی نہیں۔ البتہ اگر اَجنبیہ عورت سے مَرد پفنگ کروائے تو یہ ناجائز ہے۔ مرد و عورت دونوں گناہ گار ہوں گے۔ سِتم بالائے سِتم چینلز پر اکثر پفنگ کا کام عورتیں ہی کرتی ہیں۔ یہ مجھے ایک چینل سے وابستہ مذہبی شخص نے بتایا تھا اور ساتھ میں انہوں نے اپنی صفائی بیان کر دی تھی کہ میں نے کبھی عورت سے پفنگ نہیں کروائی۔ اگر عورت اپنے شوہر یا سگے بھائی کو پفنگ کرتی ہے تو یہ جائز ہے۔

مرد و عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: کیا میک اپ کرنا جائز ہے؟ نیز کیا مَرد بھی میک اپ کر سکتا ہے؟

(ملتان سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے ہوئے ایک فلمی ایکٹر کا سُوال)

جواب: عورت اپنے شوہر کے لیے جائز اَشیا کے ساتھ چار دیواری میں میک اپ کر سکتی ہے۔ گھر سے باہر نکلنے کے لیے، غیر مَردوں کو Attract (یعنی متوجہ) کرنے کے لیے میک اپ نہیں کر سکتی۔ رہا مَرد تو اس کا میک اپ، حسن، زینت یہ داڑھی شریف میں ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے داڑھی شریف کے متعلق اپنے رِسالے "لَمْعَۃُ الضُّحٰی فِیْ اِعْفَاءِ اللُّحٰی" میں ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے کہ کچھ فرشتے اِن اَلفاظ میں ذِکر کرتے ہیں: "اُس خدا کی حمد جس نے مَردوں کو داڑھی سے زینت دی۔"(1) میک اپ کا مقصد زینت حاصل کرنا ہوتا ہے تو اللہ پاک نے مَردوں کو قدرتی زینت عطا کر کے اِنعام فرمایا ہے۔ اگر مرد داڑھی کو صاف کر دے یا ایک مٹھی سے چھوٹی کر دے تو گناہ گار اور جہنم کا حقدار ہے۔ عورتوں کو داڑھی نہیں ملی بلکہ اگر عورت کی داڑھی نکل بھی آئی تو اس کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ صاف کر دے۔

اب لوگ داڑھی کے ڈیزائن بنوانے لگے ہیں

اب لوگوں نے اصل زینت جو شرعی داڑھی تھی اس میں تَصَرُّف شروع کر دیا ہے۔ طرح طرح کی کٹنگ کروا رہے ہیں۔ پہلے لوگ داڑھی بہت منڈواتے تھے مگر چند سالوں سے دیکھ رہا ہوں کہ اب داڑھی چھوٹی رکھتے

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۳۹۔ کشف الخفاء، حرف السین المهملة، ۱/۳۹۳، حدیث: ۱۴۴۵۔

ہیں اور اِس میں طرح طرح کی کٹنگ کرواتے ہیں۔ بعض لوگ پیچھے سے ساری داڑھی کاٹ کر صرف نوک رکھتے ہیں۔ نوک دار داڑھی خدا جانے کس فِلمی ایکٹر کی نقالی میں رکھنا شروع کی ہے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی محبت کا دَم بھرنے والو!** پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک داڑھی پوری تھی۔ اس میں تراش خراش نہیں ہوتی تھی۔ اگر کسی کی داڑھی شریف آئی ہی نہیں یا ابھی تھوڑی تھوڑی آئی ہے اس وجہ سے ایک مٹھی سے کم ہے تو وہ گناہ گار نہیں۔

بالوں کی زینت زُلفوں سے ہے

سُوال: مَرد کو کس طرح کے بال رکھنے چاہییں؟

جواب: مَرد کو سر کے بال سنَّت کے مُطابق رکھنے چاہییں۔ سر کے بالوں میں بھی لوگ اب طرح طرح کی تراش خراش کرتے ہیں حالانکہ اصل زینت زُلفیں ہیں۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بال مبارک کبھی آدھے کان تک، کبھی پورے کان تک اور کبھی اتنے بڑھائے کہ شانوں سے چُھو جاتے۔[1] سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کندھوں سے نیچے بال کبھی نہیں رکھے۔ مَردوں کے لیے کندھوں سے نیچے بال رکھنا حرام ہے اور عورت کے لیے بال کاٹ کر کندھوں سے اوپر کر دینا حرام ہے۔[2] بہرحال اصل زینتیں جو اِسلامی زینتیں ہیں، وہ ہم نے چھوڑیں تو یہ میک اپ، پفنگ اور طرح طرح کے خرچے گلے پڑ گئے۔

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے!
کیوں عشق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا

کیا ایکٹنگ سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: میرا شوبز سے تعلق ہے۔ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ اگر وُضو کی حالت میں ایکٹنگ کی تو کیا اسی وُضو سے ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟ دوسرا سُوال یہ ہے کہ لوگ چلتے پھرتے گالیاں دیتے ہیں، بُرے اَلفاظ اور جھوٹ بولتے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۸۶، حصہ:۱۶۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۰۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہوتے تو مسلمان ہیں لیکن ان کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ آپ اس بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجئے۔ (عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے ہوئے ایک فلمی ایکٹر کا سوال)

جواب: یہ اچھی بات ہے کہ ایکٹنگ کو بُرا سمجھ رہے ہیں کہ یہ کہیں وُضو تو نہیں توڑ دیتی؟ تو ہمت کر کے ایکٹنگ کے بُرے کام کو ہی چھوڑ دیں تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ بہر حال ایکٹنگ سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ رہی بات جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے کی تو یہ باتیں بَد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے کا اب حصہ بن چکی ہیں حالانکہ یہ گناہ کے کام ہیں لہٰذا مسلمانوں کو جھوٹ نہیں بولنا چاہیے، گالی نہیں نکالنی چاہیے اور غیبت نہیں کرنی چاہیے۔ اِسی طرح بدگمانی، وعدہ خلافی جیسے گناہوں سے بھی مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔[1]

فرائض کی رَکعتوں کی تعداد میں حکمت

سُوال: فجر کی نماز میں دو فرض، ظہر میں چار فرض، عصر میں چار فرض، مغرب میں تین فرض اور عشا میں چار فرض ہوتے ہیں، اِن رَکعتوں کی تعداد کی حکمت جاننے کی میں نے کئی بار کوشش کی لیکن معلوم نہ کر سکا تو بَرائے کرم! آپ راہ نمائی فرما دیجئے۔ (مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے ہوئے ایک فلمی ایکٹر کا سوال)

جواب: یہ ساری نمازیں اللہ پاک کے مقبول بندوں کی اَدائیں ہیں۔ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مختلف مَواقع پر یہ نمازیں ادا کی تھیں جو آج ہم پر فرض ہیں۔ رہا مغرب کی نماز میں تین رَکعت کا ہونا تو حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں یہ پڑھی تھیں کیونکہ ان کی توبہ بوقتِ مغرب قبول ہوئی تھی۔ چار رَکعت کی نیت کی تھی مگر تین رَکعت پر ہی سلام پھیر دیا، تو یہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ادا کو باقی رکھا گیا اور مغرب میں تین رَکعتیں ہم پر فرض ہیں۔[2]

---

1 ...... جھوٹ، غیبت، قہقہہ، (لغو) شعر، اونٹ کا گوشت کھانے اور ہر گناہ کے بعد وضو کر لینا مُستَحَب ہے۔ (درمختار، کتاب الطھارۃ، ۱/۲۰۶)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/۶۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مزارات پر جانا کیسا؟	15
ہفتہ وار اِجتماع کے فَوائد	1	قبر پر بوسہ دینا کیسا؟	16
جھوٹ بول کر مشین بیچنا کیسا؟	2	دِین دار لوگ صبح صبح فیس بک پر	16
کھیتی باڑی کے سبب نماز چھوڑ دینا	3	لائن میں لگے شخص کو اپنی پرچی دینا کیسا؟	16
قیدی اور ڈوبتے شخص کو نماز کا حکم	4	کرتے کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟	17
اسلامی بہنیں گھر اور باہر نماز کی پابندی کریں	5	کیا شہیدانِ کربلا کو ایصالِ ثواب نہیں کرسکتے؟	18
غمِ مدینہ اور دَردِ مدینہ کیسے حاصل ہو؟	5	ہمارا انذرانہ اور ان کی عطائے شاہانہ	18
سفرِ مدینہ میں ذوق کیسے پیدا ہو؟	5	10 مُحَرَّم کو مَدَنی قافلے میں سفر کرنا کیسا؟	19
عبادت میں ذوق پیدا کرنے کے لیے کم کھانا	6	یومِ عاشورا آبِ زم زم کا اثر عام پانی میں آنا	19
طبیعت کی ناسازی کے سبب ذوق متأثر ہونا	6	شادی کی پہلی مُحَرَّم میکے میں گزارنا	20
لیٹ اَدائیگی پر جرمانہ لینا کیسا؟	7	حاضریٔ مدینہ پر نیا کلام	20
مہر کی رَقم کاروبار کے لیے دینا	7	کیا چھپکلی کو مارنے کے بعد غسل کرنا لازم ہے؟	20
بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جانا کیسا؟	7	باپ کے ماموں سے پردہ نہیں	21
آنٹی اور کزن سے پردہ	8	مرحومین کے لیے بچوں سے دُعا کروانا	21
کیا روزی کی بندش ممکن ہے؟	8	شہنشاہ اور بادشاہ نام رکھنا کیسا؟	21
بندہ کیسے بیمار کرسکتا ہے؟	9	بزرگانِ دِین کے شہنشاہ وغیرہ اَلقابات کی وجہ	22
حقیقی کارساز اللہ پاک ہی ہے	9	زینُ العابدین اور سجاد نام رکھنا کیسا؟	22
جادو یا جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟	10	کیا مَدَنی چینل پر آنے والے پفنگ کرتے ہیں؟	23
کیا قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ضروری ہیں؟	10	مَرد کا پفنگ کروانا کیسا؟	23
بچوں کے اِغوا کا مسئلہ	11	مرد و عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟	24
دوسرے کو اپنی قسم دینا کیسا؟	13	اب لوگ داڑھی کے ڈیزائن بنوانے لگے ہیں	24
مَیِّت کے پیٹ پر شیشہ اور نیچے آٹا رکھنا کیسا؟	13	بالوں کی زینت زُلفوں سے ہے	25
کبوتر کچرا کرتے ہوں تو کیا انہیں مارنا جائز ہے؟	14	کیا ایکٹنگ سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟	25
کبوتر کو سیدنہ کہا جائے	14	فرائض کی رَکعتوں کی تعداد میں حکمت	26
کیا لڑکی مفتی بن سکتی ہے؟	15	❁ ❁❁❁	❁

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کانام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
مصنف عبدالرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تمہیدِ ابی شکور	ابو شکور سالمی حنفی معاصر سید علی ہجویری	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
درمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ھند	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاوٰی بحر العلوم	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی	شبیر برادرز لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مکاشفۃ القلوب	ابو حامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**غورو فکر**" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net